# ایمان اور کفر کے درمیان حدِفاصل،نماز

نماز میں سستی کومنافقین کی علامت قرار دیا ہے،ایمان مخفی حقیقت ہے جو دل میں پوشیدہ ہے اور نماز اس کا عملی مظہر ہے

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"اسلام کی بنیاد 5 چیزوں پر قائم ہے،کلمہ شہادت،نماز،روزہ،زکوٰۃ اور حج۔"

اللہ کی توحید اور رسول ﷺ کی رسالت کے بعد اولین فرض جو ہر کلمہ گو پر عائد ہوتا ہے وہ 5 وقت کی نماز ہے جو اللہ تعالیٰ نے وقت کے تعین کے ساتھ ایمان والوں پر فرض کی ہے۔وقت کے تعین کے ساتھ سے مراد تو یہ ہے کہ نماز دن اور رات کے اوقات میں 5 مرتبہ ادا کی جائے گی اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ محض 5 کی گنتی پوری نہیں کرنی بلکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے پانچوں نمازوں کیلئے جو اوقات مقرر کر دیے ہیں، یہ نمازیں ان اوقات کی پابندی کے ساتھ ادا کی جائیں۔نماز وہ فریضہ ہے جس کا حکم سارے انبیاءؑ اور ان کی قوموں کو دیا گیا۔حضرت موسیٰ علیہ السلام پر کوہ طور کے مقام پر پہلی وحی نازل ہوئی:

"بے شک میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں،پس میری ہی عبادت کرو اور میری یاد کیلئے نماز قائم کرو۔"

نماز رب کی بندگی اور اطاعت الٰہی کی اولین علامت ہے۔حضور خاتم الانبیاء ﷺ کو معراج کے موقع پر 5 وقت کی نماز کا تحفہ دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے ان 5 نمازوں کی پابندی کرنے والوں سے 50 نمازوں کے اجر وثواب کا وعدہ فرمایا۔اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرنے والے مومنین کو اللہ تعالیٰ نے بھائی بھائی قرار دیا۔سورۃ التوبہ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اگر یہ لوگ (کفار اور مشرکین) سچی توبہ کرلیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو یہ تمہارے دینی بھائی ہیں۔"

اللہ تعالیٰ نے مومنین کی برادری میں شامل ہونے کیلئے نماز کو سب سے پہلی عملی اور حسی شناخت قرار دیا ہے۔چونکہ ایمان کا تعلق انسان کے دل سے ہے اور دلوں کا حال صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے تو اس عالم الغیب نے ایمان کے دعویداروں سے 5 وقت اپنے دربار میں حاضری کا جو مطالبہ کیا ہے اس حاضری کو اس نے اسلام اور مسلمان کی پہلی شناخت قرار دیا ہے۔سورۃ البقرہ کی ابتدائی آیات میں مومنین کی جو صفات بیان کی گئی ہیں ان میں ایمان بالغیب کے بعد سب سے پہلی چیز نماز کا قیام ہے۔

سورۃ المومنون میں اہل ایمان کی صفات کا آغاز ہی ایمان اور نماز سے کیا گیا ہے:

"فلاح پا گئے (کامیاب ہو گئے) وہ مومنین جو خشوع سے نماز ادا کرتے ہیں،جو لغویات سے دور رہتے ہیں،جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں،جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں،سوائے اپنی بیویوں اور لونڈیوں کے ان سے حفاظت نہ کرنے میں ان پر کوئی ملامت نہیں البتہ جو اس کے علاوہ کسی اور ذریعے سے جنسی لذت حاصل کریں وہی حد سے تجاوز کرنے والے ہیں،(یہ اہل ایمان) اپنی امانتوں اور عہد و پیان کی حفاظت کرتے ہیں اور نماز کی پوری طرح نگہبانی کرتے ہیں،یہی وہ لوگ ہیں جن کو جنت الفردوس کا وارث بنایا جائے گا جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔"

مومنین کی جن صفات کو ان آیات میں بیان کیا گیا ہے،ان میں اول بھی نماز اور آخر بھی نماز ہے۔فرمایا کہ یہ وہ مومنین ہیں جو صر

ف زبان سے ہی ایمان کا دعویٰ نہیں کرتے بلکہ وہ عملی مسلمان بھی ہوتے ہیں اور انکے اسلام کی اولین شناخت نماز کی پابندی اور وہ بھی خشو ع یعنی عاجزی اور طمانیت کیساتھ نماز ادا کرتے ہیں، ایسے مومنین کو جنت کی بشارت دی گئی ہے جو جنت کا سب سے بہترین درجہ ہے۔

حضور ﷺ نے نماز کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک اور مومنین کی معراج قرار دیا ہے۔قرآن مجید فرقانِ حمید نے نماز میں سستی اور کاہلی کو منافقین کی علامت قرار دیا ہے۔ دراصل ایمان ایک مخفی حقیقت ہے جو دل میں پوشیدہ ہوتا ہے اور نماز اس کا عملی مظہر ہے۔جس طرح بیج زمین میں دب جاتا ہے لیکن اس سے ایک شگوفہ پھوٹتا ہے، جیسا بیج ہوتا ہے ویسا ہی درخت یا پودا بن جاتا ہے۔جتنی اعلیٰ نسل اور اچھی ذات کا بیج ہوگا ویسا ہی اعلیٰ نسل اور اچھی ذات کا درخت بھی پیدا ہوگا۔ بیج کی حقیقت جاننے کا ذریعہ اس درخت کے ساتھ لگنے والے پھل ہوں گے۔اس طرح ایمان کا بیج اگر سچے مومن کے دل میں ہوگا تو اس مومن کی زندگی عملِ صالح کا نمونہ ہوگی جس عملِ صالح کی پہلی علامت خشوع اور خضوع سے 5 وقت کی نماز ادا کرتا ہے۔

سورۃ الروم، آیت 13 میں ارشاد ربانی ہے:

"اللہ کی طرف رجوع کرتے ہوئے اس کا تقویٰ اختیار کرو اور نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے مت ہو جاؤ۔"

اس آیت کریمہ کا واضح مفہوم یہ ہے نماز نہ پڑھنا مشرکانہ طرز عمل ہے لہٰذا مسلمانو!تم نماز قائم کرو تاکہ تمہارے اور مشرکوں کے درمیان فرق پیدا ہو۔گویا نماز اہل توحید اور مشرکوں کے درمیان فرق و امتیاز کا ذریعہ ہے۔اسی مضمون کو حدیث میں یوں بیان کیا گیا ہے:

"آدمی اور شرک اور کفر کے درمیان حد فاصل نماز کا ترک کرنا ہے۔" (مسلم)۔

دوسری حدیث ہے:

"جس نے جان بوجھ کر نماز کو چھوڑ دیا اس نے کفر کیا۔"

سورۂ مریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"جن لوگوں نے نمازوں کو ضائع کیا اور خواہشات نفس کے پیچھے لگے پس عنقریب وہ ''غی'' میں داخل کیے جائیں گے۔"

''غی'' کے معنیٰ مفسرین نے بیان کیئے ہیں کہ جہنم کا وہ مقام ہے جہاں جہنمیوں کا خون اور پیپ جمع ہوتے ہیں۔اللہ کی پناہ۔

اس آیت کریمہ سے اس بات کی وضاحت ہوتی ہے کہ بے نمازیوں کا ٹھکانا جہنم کے اس مقام پر ہوگا جہاں جہنمیوں کا خون اور زخموں سے رستا ہوا پیپ جمع ہوگا اور معلوم ہونا چاہیے کہ قرآن کے دوسرے مقامات پر اس خون اور پیپ کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ کھولتا ہوگا۔قرآن کریم میں نماز عصر کی حفاظت کا خاص حکم نازل ہوا ہے اور نبی ﷺ کا فرمان ہے:

"جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی اس کے اعمال برباد ہو گئے۔" (بخاری)۔

دوسری حدیث میں ہے:

"جس نے عصر کی نماز ضائع کر دی اس کے مال و اسباب برباد ہو گئے۔"

بیہقی کی ایک روایت ہے:

"نماز دین کا ستون ہے، جس نے نماز کو قائم کیا اس نے دین کو قائم رکھا جس نے نماز کو چھوڑ دیا اس نے دین کو تباہ و برباد کر دیا۔"

سورۃ الماعون میں ارشاد ہوتا ہے:

"پس خرابی ہے ایسے نمازیوں کیلئے جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں۔"

نبی ﷺ سے پوچھا گیا یہ کون لوگ ہیں؟ تو اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جو نمازوں کو وقت پر ادا نہیں کرتے یعنی وقت کو ٹالتے رہتے ہیں اور کبھی 2 اور 3 نمازیں پڑھتے ہیں گویا ان کے نزدیک نماز کا چھوڑ دینا اور پڑھنا برابر ہے۔"

ایسے لوگوں کیلئے ویل یعنی بربادی اور ہلاکت ہے۔ اکابر صحابہ کرام میں سے حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ، حضرت معاذ بن جبلؓ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ اجمعین بے نمازی کو کافر سمجھتے تھے۔ قرآن مجید میں منافقین کے متعلق سورۃ النساء میں ارشاد ربانی ہے:

"جب یہ منافق نماز کیلئے اٹھتے ہیں تو سستی اور کاہلی سے اٹھتے ہیں، دکھلاوے کیلئے نماز پڑھتے ہیں اور نماز میں اللہ کا بہت تھوڑا ذکر کرتے ہیں۔"

حدیث میں بھی یہی بات یوں ارشاد فرمائی گئی ہے کہ نماز سے پیچھے نہیں رہتا مگر وہ شخص جو کھلا منافق ہو۔ اگر نماز میں سستی اور جماعت سے پیچھے رہنا منافقت ہے تو نماز نہ پڑھنا کیا مسلمانی ہے؟ رسول کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ قیامت کے دن آپ ﷺ اپنی امت کو کیسے پہچانیں گے تو نبی مہربان ﷺ نے فرمایا:

"میرے امتیوں کے وضو کے اعضاء (یعنی چہرہ اور ہاتھ پاؤں) چمکتے ہوں گے، یہی میری امت کی پہچان ہوگی۔"

نماز ترک کرنے والے غور و فکر کریں کہ قیامت کے دن رسول ﷺ کی امت میں کیسے شامل ہوں گے جبکہ ان کے پاس امتی ہونے کی شناخت اور پہچان ہی نہ ہوگی۔

**بے نمازی ائمہ اسلام کی نظر میں:**

"امام ابو حنیفہؒ کا فتویٰ ہے کہ بے نمازی کو قید کیا جائے تاوقتیکہ وہ توبہ کر لے، اگر توبہ کر کے نماز قائم نہ کرے تو مرتے دم تک قید میں رہے گا۔"

امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، ابراھیم نخعی، عبداللہ بن مبارک اور امام اسحاقؒ بے نمازی کو مرتد اور واجب القتل قرار دیتے ہیں۔ امام احمد امام بیہقی اور دارمی کی روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا:

"جس نے نماز کی حفاظت کی (یعنی وقت کی پابندی کے ساتھ باجماعت نماز ادا کی) اس کیلئے قیامت کے دن یہ نماز نور، اس کے ایمان کی دلیل اور اس کی نجات کا ذریعہ ہوگی اور جو نماز کی حفاظت نہیں کرتا (یعنی نمازوں کو ضائع کرتا ہے) اس کیلئے قیامت کے دن نہ تو روشنی ہوگی، نہ کوئی دلیل اور نہ ہی وہ جہنم سے نجات پا سکے گا اور وہ بے نمازی قیامت کے دن قارون، فرعون، حامان اور ابی بن خلف کے سا

تھ ہوگا۔"(مشکوہ )۔

بےنمازیوں کواس بات پرغور کرنا چاہیے کہ انکارب جوخالق ومالک ہے جسکے بے حدوحساب احسانات ہیں، وہ اِن سے اُس دن اس قدر ناراض کیوں ہے کہ ان کو اپنے سامنے کھڑے ہونے کی توفیق بھی نہیں دیتا۔کیا اس سے بڑی محرومی اور بدنصیبی بھی کوئی ہوسکتی ہے؟
اللہ ہمیں 5 وقت پابندی سے نماز ادا کرنے کی توفیق دے اور ہمیں بدترین انجام سے بچائے، آمین۔